© rasailojaraid.com

سیاست دانوں کا قومی ترانہ

پاکستان کے بددیانت، جھوٹے، مکار اور دینی و سماجی اقدار کے قاتل سیاست دانوں کا "قومی ترانہ"۔ اس کے پہلے دو بند جناب مجید لاہوری مرحوم کی کاوش ہیں اور باقی تین بند جناب عینک فریمی مرحوم کا نتیجہ فکر ہیں۔ دونوں شعراء نے پینتالیس سال قبل جن خدشات کا اظہار کیا تھا آج "میرا پاکستان" اس کا ہو بہو نقشہ ہے۔ (مدیر)

بج رہی ہے بین شاد باد — میرے لال دین شاد باد
تیرا پان کتنا پُر بہار — جانِ لالہ زار
تحفۂ حسین شاد باد

کتھا چُونا چھالیہ قوام — انسدادِ نزلہ و زکام
رنگ و بُو کی مملکت — جان من تابندہ باد
تیرا کیف حاصل مراد (۱)

کھیت گھر زمین شادباد — کار بہترین شاد باد
پگڑیاں وزارتیں مکان — کوٹھیاں عمارتیں دکان
لُوٹ مار چھین شاد باد

بے وقوف لوگ ہیں عوام — رہ گئے غلام کے غلام
کرسی عہدہ سلطنت — جوئندہ یابندہ باد
لیڈروں کی منزلِ مُراد

ہر طرف سفارشوں کا جال — سرنگوں ترقی و کمال
پاک سرزمین میں حلال — رشوتوں کا مال
لعنتِ خدائے ذوالجلال (۲)

(۱) مجید لاہوری مرحوم
(۲) عینک فریمی مرحوم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

احتساب

احتساب و احتساب و احتساب و احتساب
سو سوالوں کا یہی ہے ایک بس اپنا جواب

پھر وہی ہر پھر کے آجاتے ہیں چہرے سامنے
جس گھڑی بھی ملک میں ہوتا ہے اپنے انتخاب

شومیِ قسمت وہی بنتے ہیں میر کارواں!!
حال سے بڑھ کر کہیں ماضی بھی جن کا ہے خراب

ان کے ڈیروں پر کھڑی ہوتی ہیں کتنی گاڑیاں
ہاتھ میں اپنے پکڑتے ہیں جو اُلٹی ہی کتاب

ہم ترستے ہیں یہاں نانِ شبینہ کے لئے!
اور ان کے پاس دولت کا نہیں کوئی حساب

قوم کو برباد کر دیتی ہیں ان کی شوخیاں
ہم غریب الناس رہتے ہیں سدا زیرِ عتاب

دشمنانِ ملک و ملت کون ہیں سب دیکھ لیں
وقت آپہنچا ہے چہرے سے اٹھا دو اب نقاب

جن چراغوں میں جلا ہے ہم غریبوں کا لہو!!
آج اُن سے ہم بھی لیں گے پائی پائی کا حساب

محسوسات

کچھ صومعی کو غم نہیں یوم حساب کا
سایہ ہے اس کے سر پہ رسالت مآب کا

انسان کے شعور کو بیدار کر دیا
احسان ہے سماج پہ ام الکتاب کا

سب انبیاء میں میرے نبی کی ہے یہ مثال
صحرا میں جیسے پھول کِھلا ہو گلاب کا

آفاق کی حدوں سے بھی آگے نکل گیا
دیکھو تو حوصلہ شہِ گردوں رکاب کا

صدیق نے کچل دیئے منکر زکوٰۃ کے
یہ پہلا امتحان تھا شرعی نصاب کا

طغیانی آگئی وہیں دریائے نیل میں
پہنچا جو خط اُسے عمر ابن الخطاب کا

بنجر زمیں کو رشکِ گلستاں بنا گیا
کھل کر برسنا رحمتِ حق کے سحاب کا

عثمان باحیا سے عقیدت کے ساتھ ساتھ
خادم ہوں صدق دل سے علی ابو تراب کا

حسنین ہوں کہ حضرتِ حمزہ ہوں یا کہ حُر
روشن ہے ان کے خوں سے ورق آفتاب کا

(حضرت صومعی کاشمیری، لاہور دسمبر ۱۹۹۶ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

مرزا غلام احمد کادیانی

فرنگی کھیل میں گاماں فقط بچہ جمورا تھا
حقیقت میں وہ اک ہلکائے کتے کا کتورا تھا
مسلمانوں کے ایمانوں کا قتل عام کرنے کو
نبوت کادیاں والے پیمبر کی دھتورا تھا
چیک جانا وہ اس کا ملت بیضا کی چمڑی سے
یہ ثابت کر چکا ہے نسل میں وہ کن کھجورا تھا
کوئی ہو کادیانی یا ہو لاہوری وہ کافر ہے
پڑے گا فرق کیا خنزیر کالا تھا کہ بُھورا تھا
خدا کے برگزیدہ لوگ ایسے ہو نہیں سکتے
نبی کا نام گاماں تھا خلیفہ اس کا نُورا تھا
اسے انسان کہہ دینا بھی ہے توہین انساں کی
وہ کانا آدمی بھی نامکمل تھا اُدھورا تھا
نکلتا فلسفے کے دودھ سے پھر کس طرح مکھن
کہ دی انگریز نے اُس کو نہ جاٹی نہ چٹورا تھا
خدا شاہد ہے اسکی قبر پر لعنت برستی ہے
نہ اک الہام سچا تھا نہ اک وعدہ ہی پورا تھا

غلام احمد کی تحریریں بھی پڑھ کر دیکھ لو کاشف
ہماری نظم پڑھ کر تم نے بے شک مُنہ بسورا تھا

انتخابی لیڈر سے

باتیں تمہاری سن کے تو سر دُھن رہا ہوں میں
پھر مفلسی میں خواب کئی بن رہا ہوں میں
مجھ کو کسی نے بھی نہ چنا رحم کے لئے
کتنے برس سے راہ نما چن رہا ہوں میں
اے قلب ناصبور نہیں دور انقلاب
کچھ کشتگان غم کی صدا سن رہا ہوں میں
تازہ ہوئی ہیں یادیں غلامی کے دور کی
گرمی فضا میں ظلم کی ہے بھن رہا ہوں میں

کاشف نہ جائے گی کوئی فریاد رائیگاں
ہاتف کی یہ فلک سے ندا سن رہا ہوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

از قلم محمد رفیق بزمی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

بن کے ماجھا تے گاما نگراں آگئے

جان چھٹی سی جے چِٹّھے وٹّوواں توں　　بن کے ماجھا تے گاماں نگران آگئے
انھی پیسہ رہی ہے کتّے چٹ رہے نیں　　نوے دناں دے نویں مہمان آگئے
چُولاں ڈھلیاں تے بیج لُوز ہوگئے　　لائٹ ڈِم خراب آ ساؤنڈ سسٹم
چلے ہوئے سارے کارتوس ۔ رل کے　　پیدا کرن اے نواں بحران آگئے
چوراں چوراں دا کیہہ احتساب کرنا　　ڈاکو ڈاکو واں دے سنگتی یار ہندے
نو من لوہے دی فیم بناون لئی　　غنوی بھٹو تے بیگ عمران آگئے
کئی گجھ دے جنگل دے شیر وانگوں　　اکھیں لال تے لُوئیں نوں کھڑی کرکے
بعضے بیٹھے تلواراں نوں تیز کردے　　بعضے لے کے تیر کمان آگئے
بگلا بھگت آگئے طوطا چشم آگئے　　بد کردار تے بد اخلاق اکثر
چار دن عیاشیاں کرن دے لئی　　اپنا اپنا لے کے دسترخوان آگئے
اوکھا نکلدا سُور کماد وچوں　　شیر چھڈ کے جاندے نہیں بیلیاں نوں
رجی مَجھ گھماں اُجاڑ دیندی　　باندر بُھلیاں دے نگہبان آگئے
جوکاں لگدیاں نیں جتھے خون ہووے　　سکی چمڑی چوں انہاں نے چوسنا کی
جدوں کتیاں رل گئیاں نال چوراں　　ڈاکو بستیاں کرن ویران آگئے
جدوں مالکاں باغ اُجاڑ دِتے　　ڈیرے لا لے آن کے گاہلڑاں نے
سکے ہوئے درختاں نوں ویکھ کے تے　　آرے چک لوہار ترکھان آگئے
آساں ٹٹ گئیاں چھا گئی نا امیدی　　بزمی نہلے تے دہلے پھر آرہے نیں
پچھوں ہور کوئی تار ہلاون والا　　کر کے جس نال عہد و پیمان آگئے

✻

© rasailojaraid.com